Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

سبرن و دیگران

بنام

سٹیٹ آف کیرلہ

تاریخ فیصلہ: 5 اگست، 1993

[ایم۔ این۔ وینکٹا چالیہ، چیف جسٹس، بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور اے۔ ایس۔ آنند، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950:- آرٹیکل 137/ عدالتِ عظمیٰ کے قواعد — آرڈر XL: نظر ثانی – فیصلہ - کی وضاحت۔

اس عدالت نے اپنے فیصلے * کے ذریعے فوجداری اپیل نمبر 237، سال 1993 کا فیصلہ کیا۔ مذکورہ فیصلے کا نظر ثانی لینے پر عدالت نے محسوس کیا کہ اس کے پیرا گراف 11 میں کیے گئے مشاہدے کی غلط تشریح کی جا سکتی ہے۔

فیصلے کے پیرا گراف 11 کو تبدیل کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: فیصلے کے پیرا گراف 11 میں ظاہر کی گئی رائے کو مقدمے کے مخصوص حقائق تک محدود رکھنے کی ضرورت تھی اور یہ قانون کی عمومی وضاحت نہیں تھی۔

سبرن و دیگران بنام ریاست کیرالہ، [1993] 3 ایس سی 32۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 1394، سال 1993 کا نظر ثانی لیں۔

از

فوجداری اپیل نمبر 237، سال 1993۔

فوجداری اپیل نمبر 537/88 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 4.9.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزاروں کے لیے سدھیر گوپی، رائے ابراہیم اور ایم ایم کشیپ۔

جواب دہندہ کے لیے ایم ٹی جارج۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

فیصلے کی نظر ثانی پر، ہم دیکھتے ہیں کہ 1993 (3) ایس سی سی صفحہ-32 میں رپورٹ شدہ فیصلے کے پیرا گراف 11 سے مطابقت رکھنے والے صفحات 10 سے 12 (اندرونی) پر ظاہر کردہ رائے کی غلط تشریح کی جا سکتی ہے۔ اس میں جو رائے ظاہر کی گئی تھی اسے مقدمے کے مخصوص حقائق تک محدود رکھنا ضروری تھا، لیکن اس سے ایسا تاثر ملتا ہے جیسے یہ قانون کی عمومی وضاحت ہے جس کا مطلب یہ نہیں تھا۔ لہٰذا، ہم صفحہ 10 سے 12 تک موجود اس پیرا گراف کو، جو یوں شروع ہوتا ہے: "چونکہ اپیل کنندہ نمبر 1 سبرن...... چاروں اپیل کنندگان کی جانب سے کیا گیا؟"، درج ذیل پیرا گراف سے تبدیل کرتے ہیں:

"اپیل کنندہ نمبر 1، سبرن، پر تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت قتلِ عمد کے ٹھوس جرم کا الزام عائد نہیں کیا گیا تھا۔ سبرن، اپیل نمبر 1، کو مہلک چوٹ سے منسوب نہیں کیا گیا تھا یا اس شخص کے طور پر شناخت نہیں کی گئی تھی جس نے مہلک دھچکا لگایا تھا۔ طبّی شواہد کے مطابق، اپیل کنندہ سبرن کی طرف سے مبینہ طور پر انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر اس کی وجہ سے ہونے والی دیگر چوٹوں کے ساتھ لگنے والی چوٹوں میں سے کوئی بھی سکو کی موت کا سبب بننے کے لیے فطری طور پر کافی نہیں تھی۔ ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ سبرن کی طرف سے تیشہ کے ساتھ لگنے والی چوٹیں سکو کی موت کا سبب بننے کے ارادے سے لگائی گئی تھیں۔ ان حالات میں، پہلی اپیل کنندہ، سبرن، کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302 کے تحت کسی جرم کے لیے اثباتِ جُرم دینا نہ تو مطلوب تھا اور نہ ہی مطلوب۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ دفعہ 300 تعزیراتِ ہند کی شق (3) کے دائرہ کار کو اپنے مناسب تناظر میں غور کرنے میں ناکام رہی۔ موجودہ مقدمے کے حقائق میں، سکو متوفی کے قتلِ عمد کا سبب بننے کے ارادے کو مذکورہ اپیل گزار سے منسوب نہیں کیا جا سکا کیونکہ طبّی شواہد سے یہ بھی واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے منسوب چوٹیں عام نوعیت میں متوفی کی موت کا سبب بننے کے لیے کافی نہیں تھیں۔ اپیل نمبر 1۔ اس لیے سبرن کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302 کے تحت ٹھوس جرم کے لیے اثباتِ جُرم نہیں دی جا سکتی تھی اور مذکورہ جرم کے لیے اس کی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ کہ سکو کی موت چاروں اپیل گزاروں کی طرف سے اس پر لگنے والے تمام زخموں کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مجموعی اثر کے نتیجے میں ہوئی، ریکارڈ پر قائم ہے۔اس لیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چاروں اپیل گزاروں نے کیا جرم کیا؟"

فیصلے کا اسی کے مطابق جائزہ لیا جاتا ہے اور فیصلے میں مذکورہ بالا متبادل کا اثر ہوتا ہے۔

نظرثانی کی پٹیشن پر نظرثانی کی گئی۔